Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز جمعرات
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۱ صفر ۱۳۹۲ھ، ۶ شہادت ۱۳۵۱ہش، ۶ اپریل ۱۹۷۲ء | نمبر ۷۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم زندہ اور کامل اعجاز ہے اور اس کے ثمرات کا نمونہ اب بھی موجود ہے

خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اسی لئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کی سچّائی پر زندہ گواہ ہو

"قرآن شریف ایک کامل اور زندہ اعجاز ہے اور کلام کا معجزہ ایسا معجزہ ہوتا ہے کہ کبھی اور کسی زمانہ میں وہ پرانا نہیں ہو سکتا اور نہ فنا کا ہاتھ اس پر چل سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا اگر آج نشان دیکھنا چاہیں تو کہاں ہے؟ کیا یہودیوں کے پاس وہ عصا ہے اور اس میں کوئی قدرت اسوقت بھی سانپ بننے کی موجود ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرض جسقدر معجزات کُل نبیوں سے صادر ہوئے۔ انکے ساتھ ہی ان کے معجزات کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ایسے ہیں کہ وہ ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ اور زندہ موجود ہیں۔ ان معجزات کا زندہ ہونا اور ان پر موت کا ہاتھ نہ چلنا صاف طور پر اس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں اور حقیقی زندگی یہی ہے جو آپؐ کو عطا ہوئی ہے اور کسی دوسرے کو نہیں ملی۔ آپؐ کی تعلیم اسلئے زندہ تعلیم ہے کہ اسکے ثمرات اور برکات اسوقت بھی ویسے ہی موجود ہیں جیسے آج سے تیرہ سو سال پیشتر موجود تھے۔ دوسری کوئی تعلیم ہمارے سامنے اسوقت ایسی نہیں ہے جسپر عمل کرنے والا یہ دعویٰ کر سکے کہ اسکے ثمرات اور برکات اور فیوض سے مجھے حصّہ دیا گیا ہے اور میں ایک آیۃ اللہ ہو گیا ہوں۔ لیکن ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن شریف کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی موجود پاتے ہیں اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچّی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اسی لئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۷، ۳۸)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ ہجرت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ
"حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ
احباب جماعت حضور کی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۵ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔
احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

اعلانِ تعطیل

مجلس مشاورت کی تعطیلات کے سلسلے میں دفتر روزنامہ الفضل میں بھی ایک دن یعنی ۶ اپریل بروز جمعرات تعطیل ہوگی اس لئے ۷ اپریل کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین مطلع رہیں۔

(مینیجر)

ایک نہایت ضروری ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔
"میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو دعاؤں کے ساتھ اور تدبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق مانگنی چاہیئے کہ کم از کم تیس ہیلتھ سنٹرز یعنی طبی امداد کے مرکز اس سال کے اندر کھول دیں۔ یہ کام بڑا ہی ضروری ہے۔ بعض تفاصیل ہیں وہ تو میں اس وقت نہیں بتاؤں گا لیکن یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ہمارے نوجوانوں کے دل بھی اور ہمارے بزرگ ڈاکٹروں کے دل بھی اس خدمت کیلئے کھولدے اور تیار کر دے اور ان کے دل میں خدمت کا جذبہ پیدا کر دے۔"

(الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۷۰ء)

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

"خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے"

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔
"اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔" (کشتی نوح)

خدا کی رضاء کو حاصل کرنے کے لئے اپنا سب کچھ خدا کے لئے وقف کرتے ہوئے اس کی راہ میں بے دریغ خرچ کر دیجیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں "آنکھ" عطا فرمائے اور ہماری ناچیز قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۶ شہادت ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افریقہ میں عیسائیت کے آخری سہارے کا خاتمہ

قبل ازیں ہم یہ واضح کر چکے ہیں کہ ۱۹۷۰ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے الٰہی سفر مغربی افریقہ کے دوران جب خدائی القاء کے ماتحت نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے قیام کا اعلان فرمایا تو حسب وعدۂ الٰہی مرتبۂ لقاء کی حالت تموّج میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبانِ مبارک سے نکلا ہوا کُنْ خطا نہیں گیا بلکہ اُس نے ظلّی طور پر نتیجۂ مقصودہ کو بلا تخلّف پیدا کر دکھایا۔ چنانچہ مخلصین جماعت کی طرف سے اِس فنڈ میں پیش کئے جانے والے وعدوں کی مقدار دیکھتے ہی دیکھتے ۳۸ لاکھ روپے سے تجاوز کر گئی۔ جس میں بعد ازاں ۱/۲ ۹ لاکھ روپے کے اضافے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اور صورت بھی نکل آئی۔

اِس میں شک نہیں کہ دیکھتے ہی دیکھتے اتنی خطیر رقم کی فراہمی کا انتظام ہو جانا اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایک زبردست نشان کی حیثیت رکھتا ہے لیکن سفرِ مغربی افریقہ کے دوران غلبۂ اسلام کے ضمن میں اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اذن کے ماتحت حضور نے جس نئی آسمانی سکیم کے اجراء کا اعلان فرمایا اُس میں رقم کی فراہمی کا انتظام اپنی جگہ بنیادی اہمیت کا حامل ہونے کے باوجود اصل مقصد نہ تھا۔ اصل مقصد تو مغربی افریقہ کے ان ممالک میں اُس آخری سہارے کو ختم کرنا تھا جس کے بل پر عیسائیت بحیثیت مذہب ناکام ہو جانے کے باوجود وہاں اپنی ہستی کو برقرار رکھے ہوئے تھی۔ عیسائیت کے اِس آخری سہارے کی نوعیت کو سمجھنے کے لئے اِن ممالک میں عیسائیت کے آغاز پر نظر ڈالنا ضروری ہے۔

جب آج سے ڈیڑھ دو صدی قبل مغرب کی عیسائی طاقتوں نے افریقہ کے باشندوں کو انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنانے کے بعد ان کے وسیع و عریض علاقوں پر قبضہ جمایا اور انہیں اپنے زیر نگیں کیا تو وہاں اپنا تسلّط برقرار رکھنے کے لئے انہوں نے افریقی باشندوں کو عیسائی بنانے کا ایک وسیع منصوبہ تیار کیا۔ یہ منصوبہ تین اہم شقوں پر مشتمل تھا۔

اوّل افریقہ میں عیسائی مشنوں کا جال بچھا کر براہ راست تبلیغ کے ذریعہ افریقی باشندوں کو عیسائیت کا حلقہ بگوش بنانا۔ دوم مشنری ہسپتال کھول کر طبّی امداد کے بہانے انہیں عیسائیت کا گرویدہ بنانا۔ سوم مشنری سکولز قائم کر کے افریقی بچوں کو زیور علم سے آراستہ کرنے کے بہانے ان کے ذہنوں میں عیسائیت کا بیج بونا تاکہ وہ تعلیم مکمل کرنے سے پہلے پہلے از خود اپنے آپ کو عیسائی کہلانے لگیں۔ افریقہ پر سیاسی تسلّط جمانے کے بعد عیسائیت ان ہر سہ اطراف سے اِس شدّت کے ساتھ وہاں حملہ آور ہوئی کہ افریقی باشندے جن میں مشرک اور مسلمان دونوں شامل تھے دھڑا دھڑ عیسائیت قبول کرتے چلے گئے۔ اپنی اس کامیابی پر نازاں ہوتے ہوئے عیسائی پادریوں نے ببانگ دہل یہ اعلان کرنا شروع کر دیا کہ افریقہ کا بر اعظم عیسائیت کی آغوش میں آچکا ہے اب وہاں کوئی اور مذہب بالخصوص اسلام اپنے پاؤں جمانے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ بیسویں صدی کے اوائل میں حالت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ نہ صرف یہ کہ بر اعظم افریقہ میں عیسائی مشنوں کا جال پھیلا ہوا تھا اور عیسائی مشنریوں کی "فوج ظفر موج" ہر طرف دندنا رہی تھی بلکہ طبی اور تعلیمی نظاموں پر بلا شرکتِ غیرے یہ عیسائی مشن ہی قابض تھے اور ہر ملک میں صحت عامہ کی حفاظت اور تعلیم عام کرنے کے بہانے یہ مشن سرکاری خزانوں کی کثیر رقوم ہتھیا لیا کرتے تھے اور ان سے صرف اور صرف عیسائی ہی یا وہ جو عیسائیت قبول کر لیں مستفید ہو سکتے تھے۔

ان حالات میں حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے افریقہ میں عیسائیت کا مقابلہ کرنے اور وہاں اسلام پھیلانے کا بیڑا اٹھایا۔ چنانچہ مشرقی اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبلیغ اسلام کے مراکز قائم کر کے اور بہت وسیع پیمانہ پر مساجد تعمیر کرا کے وہاں اسلام کے حق میں ایسی رَو چلائی کہ عیسائی مشنوں کو اُلٹے لینے کے دینے پڑ گئے حتّٰی کہ خود عیسائی مشنریوں کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ اگر ایک افریقی باشندہ عیسائیت قبول کرتا ہے تو اس کے بالمقابل دس افریقی حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ عظیم الشان کارنامہ ہے کہ آپ نے وہاں حالات کا رُخ بدل کر رکھ دیا۔ نہ صرف یہ کہ عیسائیت کی ترقی وہاں رُک گئی بلکہ اس کے بالمقابل مشرقی اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں اسلام زور شور سے پھیلنا چلا گیا۔ بیسویں صدی کے وسط میں جب ان ممالک میں مغرب کی عیسائی طاقتوں کا اقتدار ختم ہوا اور یہ ملک ایک ایک کر کے آزاد ہونے شروع ہوئے تو وہاں قدرتی طور پر عیسائی مشنوں کے اقتدار کو بھی دھکا لگا اور ان کا اثر کم ہوتا چلا گیا اور افریقی باشندوں کا عیسائیت کی طرف وہ رجحان نہ رہا جو پہلے تھا۔ اس طرح بحیثیت مذہب عیسائیت ضعف و اضمحلال کا شکار ہوئے بغیر نہ رہی۔ اس ضعف و اضمحلال اور روز افزوں زوال کے باوجود طبی امداد اور تعلیم کے شعبوں پر عیسائی مشنوں کی اجارہ داری بدستور قائم تھی اور یہی وہ آخری سہارا تھا جس کے بل پر وہاں پر عیسائی مشن اپنے پاؤں جمائے ہوئے تھے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں مشرقی افریقہ اور مغربی افریقہ کے ممالک میں تبلیغ اسلام کے نظام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے ساتھ ساتھ افریقی مسلمانوں کو عیسائیت کے چنگل سے بچانے کے لئے ہسپتالوں اور سکولوں کے قیام کی طرف بھی توجہ دی۔ لیکن اسلام کے تبلیغی مراکز قائم کرنے، سینکڑوں کی تعداد میں مساجد تعمیر کرانے اور نومسلموں کی نئی جماعتوں کو منظم کرنے اور ان کی تربیت کا فریضہ انجام دینے کا کام خود اپنی ذات میں اتنا وسیع اور مشکل کام تھا کہ آپ کے لئے ساتھ کے ساتھ وسیع پیمانہ پر ہسپتالوں اور سکولوں کا قیام ممکن نہ تھا۔ تاہم آپ نے اسلامی مشنوں اور نہایت مخلص و فدائی جماعتوں کے قیام کے ذریعہ افریقہ بھر میں ایک ایسی مضبوط بنیاد قائم کر دی کہ جس پر آگے چل کر اسلامی ہسپتالوں اور سکولوں کا وسیع پیمانہ پر قیام عمل میں آسکتا تھا۔ آپ نے بعض میڈیکل مشنری بھجوا کر چند طبی مراکز قائم بھی کرائے اور مغربی افریقہ میں بعض ہائر سیکنڈری سکول بھی کھلوائے اور انہوں نے اس لحاظ سے وہاں بنی نوع انسان کی کچھ کم خدمت انجام نہیں دی، بایں ہمہ ان ہر دو میدانوں میں اپنی گرتی ہوئی مذہبی حیثیت کے باوصف عیسائی مشنوں کی بالادستی قائم رہی۔

افریقہ میں عیسائیت کے اِس آخری سہارے کو ختم کرنے کی غرض سے ہی اللہ تعالیٰ ۱۹۷۰ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے تصرف خاص کے ماتحت مغربی افریقہ کے دورے پر لے گیا اور وہاں غلبۂ اسلام کے ضمن میں وقت کی اِس اہم ترین ضرورت کو پورا کرنے کی غرض سے آپ کے دل میں نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے قیام کی آسمانی سکیم القاء فرمائی تاکہ وہاں وسیع پیمانہ پر اسلامی ہسپتال اور ہائر سیکنڈری سکولز کھول کر عیسائیت کے اِس آخری سہارے کو ختم کرنے کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خارق عادت طور پر دیکھتے ہی دیکھتے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے وعدہ جات کی رقم کو ۳۸ لاکھ سے بھی اوپر پہنچا دیا اور وصولی کے پہلے ہی سال میں متعدد ہسپتال اور سکولز کھلوا کر وہاں ایک انقلابِ عظیم کی نہایت درجہ مضبوط و مستحکم بنیاد قائم کرا دی۔

اِس انقلابِ عظیم کے خوشکن آثار پر ہم آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔

انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

اپنے کام سے اپنی زندگی کا ثبوت دیجئے!

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"کام کرنے والی جماعت تو جس جگہ موجود ہو۔ وہاں اس کا وجود خود بخود نمایاں ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ کسی کو بتائے یا نہ بتائے ہر شخص کو محسوس ہونے لگ جاتا ہے کہ یہاں کوئی زندہ اور کام کرنے والی جماعت موجود ہے۔ اور درحقیقت کام کرنے والی جماعت کی علامت بھی یہی ہے کہ بغیر لوگوں کو بتانے اور ان کا علم ہونے کے وہ خود بخود معلوم کر لیں کہ یہاں کوئی کام کرنیوالی جماعت موجود ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ را کتوبر ۱۹۴۳ء)

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی ۵۳ ویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور ارشادات

صدر انجمن احمدیہ کے میزانیہ بابت سال ۵۲-۱۳۵۱ ہش / ۷۳-۱۹۷۲ء کی منظوری

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

ربوہ یکم شہادت۔ آج صبح سوا آٹھ بجے ایوان محمود میں جماعت احمدیہ کی ۵۳ ویں مجلس مشاورت کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صدارت میں شروع ہوا۔ حضور انور ہال میں تشریف لائے تو جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرگودھا نے کی جس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

دعا کے بعد حضور نے اپنے دست مبارک سے مجالس خدام الاحمدیہ میں سے اوّل آنیوالی مجلس کو علم انعامی اور دوم وسوم رہنے والی مجالس کو اسناد خوشنودی عطا فرمائیں۔ پہلے مکرم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضور کی خدمت میں خدام الاحمدیہ کا علم انعامی اپنے دستِ مبارک سے عطا کرنے کی درخواست کی۔ اور اس سلسلہ میں بتایا کہ گزشتہ سال اپنی کارگزاری کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور شہر اوّل رہی ہے اس لئے وہ علم انعامی کی مستحق ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ دوم اور مجلس خدام الاحمدیہ کنری (سندھ) سوم رہی۔ چنانچہ حضور اقدس نے اپنے دستِ مبارک سے مکرم سید احمد صاحب ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر کو علم انعامی عطا فرمایا۔ اور دوم اور سوم رہنے والی مجالس کو سندات خوشنودی عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کو یہ اعزاز مبارک کرے آمین۔

رپورٹ تعمیل فیصلہ جات سال گزشتہ

اس کے بعد حضور اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں محترم چوہدری عزیز احمد صاحب ناظر تجارت و صنعت اور محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے اپنی اپنی نظارت سے متعلق رپورٹ تعمیل فیصلہ جات گزشتہ پڑھ کر سنائی۔ محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے بتایا کہ گزشتہ سال شوریٰ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جماعتیں اپنے ہاں حافظ کلاسیں جاری کرنے کی کوشش کریں۔ مگر اسکی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ اس پر حضور اقدس نے امراء اضلاع سرگودھا۔ شیخوپورہ ملتان۔ ساہیوال۔ لائل پور اور جھنگ سے ان کے ہاں حافظ کلاسیں جاری نہ ہو سکنے کے بارے میں رپورٹ طلب فرمائی۔

امراء صاحبان کی رپورٹیں سننے کے بعد حضور نے ہدایت فرمائی کہ اپنے اپنے مقامات پر واپس پہنچ کر ایک ماہ کے اندر اندر حافظ کلاسیں جاری کر کے خود میرے پاس رپورٹ کریں۔ حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت قرآنیہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحٰفظون کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے حفاظت قرآن کا جو انتظام اور منصوبہ خدا تعالیٰ نے بنایا ہے اس کا ایک حصہ حفظِ قرآن بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں امتِ مسلمہ میں لاکھوں نہیں کروڑوں حفاظ پیدا فرمائے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک تو ان لاکھوں اور کروڑوں افراد کو حافظ کی نعمت عطا کی اور دوسرے ان کے دلوں میں قرآن کریم کی محبت۔ اور پیار پیدا کیا تا وہ اسے حفظ کریں۔ ان دونوں باتوں کے بغیر قرآن کریم حفظ نہیں کیا جا سکتا۔ بہرحال خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی لفظی حفاظت کا جو منصوبہ بنایا ہے اس پر کما حقہ عمل ہونا ضروری ہے اور جماعت احمدیہ کا بدرجہ اولیٰ یہ فرض ہے کہ وہ حفاظت قرآن کے اس آسمانی منصوبہ پر عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرے اور عند اللہ اجر و ثواب کی مستحق ٹھہرے۔

اطلاع اضافہ جات بجٹ سال گزشتہ

رپورٹ تعمیل فیصلہ جات سال گزشتہ کے بعد محترم پرائیویٹ سیکرٹری امام بشیر احمد خان صاحب رفیق نے تینوں انجمنوں یعنی صدر انجمن احمدیہ۔ تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے متعلق بتایا کہ گزشتہ سال ان کے بجٹوں میں نہ تو کوئی اضافہ ہوا ہے اور نہ باقی حصۂ سال میں کوئی اضافہ ہونے کی توقع ہے۔ حضور اقدس نے فرمایا یہاں تک تو یہ رپورٹ درست ہے کہ اس وقت تک بجٹ میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ لیکن یہ کہنا کہ باقی حصۂ سال میں اضافہ کی توقع نہیں۔ درست نہیں ہے کسی کا یہ حق نہیں ہے کہ وہ آئندہ کے متعلق ایسی بات کہے۔

رپورٹ سب کمیٹی بیت المال

حضور نے محترم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر کو ارشاد فرمایا کہ وہ سٹیج پر آ کر کارروائی جاری رکھنے میں حضور کا ہاتھ بٹائیں۔ چنانچہ رانا صاحب محترم سٹیج پر تشریف لے آئے۔ محترم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب صدر سب کمیٹی بیت المال نے رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ سب کمیٹی نے یہ رائے دی ہے کہ فنانس سٹینڈنگ کمیٹی کی تجویز کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کا میزانیہ بابت سال ۷۳-۱۹۷۲ء منظور کر لیا جائے۔ یہ میزانیہ ۵۴۲۶۰۱۵ روپے کے آمد و خرچ پر مشتمل تھا۔ بجٹ پر بحث میں مندرجہ ذیل نمائندگان مجلس شوریٰ نے حصہ لیا۔

چوہدری احمد جان صاحب راولپنڈی۔ شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ۔ چوہدری اعظم علی صاحب ریٹائرڈ سشن جج۔ بابو قاسم الدین صاحب سیالکوٹ خواجہ ظفر احمد صاحب سیالکوٹ۔ شیخ رشید احمد صاحب ملتان۔ چوہدری فیض احمد صاحب پوہلہ مہاراں۔ فضل احمد صاحب لیہ۔ عبد الرحیم صاحب مدہوش رحمانی کراچی۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی میرپورخاص۔ راجہ ناصر احمد صاحب لائل پور۔ چوہدری احمد الدین صاحب لائل پور۔ آفتاب احمد صاحب بسمل کراچی۔ الحاج محمد عرفان صاحب مانسہرہ۔ رکن الدین صاحب پشاور۔ مولوی آدم خان صاحب مردان۔ چوہدری عزیز احمد صاحب حیدرآباد۔ ماسٹر محمد صدیق صاحب بشیرآباد سٹیٹ اور قریشی محمود الحسن صاحب سرگودھا۔

ان نمائندگان کے مشوروں کے دوران حضور نے فرمایا۔

بلوچی اور بروہی زبانوں میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر تیار اور مہیا کیا جا سکتا ہے لیکن دقت یہ ہے کہ دوسری زبانوں میں ترجمہ ایک مخلص احمدی ہی کر سکتا ہے۔ ضروری ہے کہ خود جماعت میں ان زبانوں کے ماہر پیدا ہوں اور پھر وہ یہ خدمت انجام دیں۔

اشاعتِ لٹریچر کے متعلق حضور نے مزید فرمایا۔

جہاں تک طباعت کا سوال ہے لٹریچر شائع کرنے میں کوئی دقت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حوصلہ دیا ہے اور روپیہ بھی وہ دے دیتا ہے۔ جو چیز فکر مندی پیدا کرنے والی ہے وہ یہ ہے کہ اشاعتِ لٹریچر کا انتظام تسلی بخش نہیں ہے۔ میں غور کر رہا ہوں کہ اس کے لئے ایک علیحدہ نظارت بنائی جائے تا ایک منصوبہ کے ماتحت لٹریچر کی اشاعت کی جا سکے۔ لٹریچر صحیح ہاتھوں میں دیں۔ جو شخص بشاشت سے ہمارا لٹریچر نہیں لیتا اس کے ہاتھ میں لٹریچر دینا وقت اور پیسہ کا ضیاع ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ لاکھوں غیر از جماعت دوست ایسے ہیں جو ہمارا لٹریچر پڑھنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں ان کا علم نہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا تھا کہ ہر احمدی سال میں ایک احمدی بنائے وہ حکم قائم ہے۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ ہر احمدی سال میں پانچ یا دس غیر از جماعت افراد سے واقفیت پیدا کرے۔ اور ان سے اس حد تک دوستی پیدا کرے کہ وہ کوشش اور بشاشت سے ہمارا لٹریچر لیں۔ یہ دوستیاں محض شہروں تک ہی محدود نہیں ہونی چاہئیں۔ بلکہ دوست شہروں سے باہر بھی نکلیں اور لوگوں سے ہمدردی خدمت اور پیار کے نتیجہ میں دوستانہ تعلقات پیدا کریں۔ اگر دوست اس منصوبہ پر عمل کریں۔ تو ہمیں ایسے پندرہ بیس لاکھ افراد مل جائیں گے جو بشاشت اور پیار سے ہمارا لٹریچر حاصل کریں گے اور پھر ان کا مطالعہ کریں گے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ دو سال کے اندر اندر ایسا انتظام ہو جائے کہ کوئی گاؤں بلکہ کوئی ڈیرہ ایسا نہ ہو۔ جہاں آپ کی آواز نہ پہنچے۔

مربیان کرام کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

ایک مربی کا کام تبلیغ کرنا۔ احمدی افراد کی تربیت کرنا۔ دوسروں کو اپنے عقائد کا قائل کرنا اور جماعت کے افراد کو دوسروں کو قائل کرنے کے قابل بنانا ہے۔ ہمارے مربی ایک حد تک تبلیغ و تربیت کا کام تو کر رہے ہیں۔ لیکن جماعت کے افراد کو دوسروں کے قائل کرنے کے قابل بنانے کی طرف ان کی توجہ کم ہے۔ حالانکہ مربی کا اصل کام یہ ہے کہ وہ اپنے حلقہ میں تن تنہا کام نہ کر رہا ہو۔ بلکہ اپنے حلقہ عمل میں افراد جماعت میں ایسی روح پیدا کرے۔ کہ وہ اس کے پیچھے چل کر اصلاح وارشاد اور تربیت کے کام میں لگ جائیں۔

تبلیغ کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ آج کل تبلیغ کی شکل بدل گئی ہے مناظرہ مباحثہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ناپسند فرمایا کرتے تھے جن سالوں میں مناظرہ مباحثہ کا رواج تھا آپ جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جتنی تبلیغ مناظرہ اور مباحثہ کے نتیجہ میں ہوتی تھی اس سے کہیں زیادہ اب خاموشی سے ہو جاتی ہے اگر آپ دوستی والے منصوبہ پر ہی عمل کرنا شروع کر دیں تو آپ کی اصلاح وارشاد کی مساعی ایک ہزار گنا بڑھ جائیں گی اگر حالات اجازت بھی دیں تو مناظرہ و مباحثہ کی اجازت نہیں دی جا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکتی کیونکہ اصلاح و ارشاد کے دوسرے ہتھیار اس سے زیادہ کارگر ہیں صرف حرکت میں شدت پیدا ہونی چاہیئے آپ کے اندر زندگی محسوس ہونی چاہیئے۔ اس زمانہ میں اصلاح کی قوت امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا کی گئی ہے آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی پانی کو نہروں میں ڈال کر بہتی گنگا کی شکل میں ہمارے سامنے پیش کیا ہے آپ اس روحانی پانی کو لوگوں کے سامنے رکھیں وہ اس سے زیادہ اثر لیں گے۔

حضور نے فرمایا غلط عظمتِ قرآن نے اس زمانہ میں قرآن کریم سے دوری پیدا کر دی ہے۔ ہر گھر میں قرآن کریم موجود نہیں اگر قرآن کریم کی حقیقی عظمت کا جلوہ کسی پر ہو تو اسے سینہ سے لگائے گا آنکھوں سے لگائیگا اس سے پیار کرے گا۔ قرآن کریم کی طرف جو گھور کر بھی دیکھتا ہے وہ گنہگار ہے لیکن جو شخص محبت کی وجہ سے اسے سینہ سے لگائے ہوئے سو جاتا ہے اور نیند کے دوران اس کی پیٹھ قرآن کریم کی طرف ہو جاتی ہے اس کے نزدیک اس کی عظمت میں کوئی فرق نہیں آئے گا اگر ہمارے دل میں قرآن کا پیار پایا جاتا ہے تو کوئی وہم ہمارے دل میں نہیں آنا چاہیئے جس طرح سینوں کو قرآن کریم کی برکت کی ضرورت ہے اسی طرح ہمارے جسم کے دوسرے حصوں کو بھی اس کی برکت کی ضرورت ہے۔ ہم جتنا پیار اپنی روح سے کرتے ہیں جتنا پیار اپنے ذہن سے کرتے ہیں جتنا پیار اپنے دل اور جذبات سے کرتے ہیں جتنا پیار اپنے نفس سے کرتے ہیں اور جتنا پیار خدا تعالیٰ کی جنتوں سے کرتے ہیں اس سے زیادہ پیار قرآن کریم سے کرنا چاہیئے کہ یہ ان جنتوں کے سامان ہم پہنچانے والا ہے پھر ہم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتے ہیں اسی لئے کہ ہم نے آپ کے حسن و احسان کے جلوے دیکھے ہیں ان جلوؤں میں اس پاک کتاب کا بہت بڑا حصہ ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پیار کا ایک عملی نمونہ ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ آپ بھی اسی رنگ میں رنگین ہوں اور قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اس پر عمل کرو گے تو تم اس پاک نمونہ کی طرح بن جاؤ گے۔ غرض قرآن ہماری جان ہے اس لئے دنیا کے توہمات ہم میں نہیں چلیں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن کریم اس معنی میں کامل اور مکمل ہے کہ اس سے ہر انسان کو کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی اگر یہ بات ہے تو نہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر ارشاد مبارک کو قرآن کریم کی تفسیر ماننا پڑے گا آپ کا کوئی ارشاد قرآن کریم سے باہر نہیں ہو گا حضور نے فرمایا میں علی وجہ البصیرت اس یقین پر قائم ہوں کہ ہر نبی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے نور لیا تب نبی بنا کیونکہ سلسلۂ نبوت کی علت غائی ایک ہی تھی اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت تھی۔ اگر بعثت محمدی مقدر نہ ہوتی اگر بعثت محمدی اہم امر نہ ہوتی تو کسی اور نبی کی ضرورت نہیں تھی۔

حضور نے نمائندگان مجلس شوریٰ کو بتایا کہ اس وقت قرآن کریم کا ترجمہ انگریزی مع متن دو سائز میں ہم ہزار کی تعداد میں شائع کیا جا چکا ہے جو اصل لاگت پر فروخت کیا جا رہا ہے یعنی پاکٹ سائز کا ہدیہ تین روپیہ فی نسخہ ہے اور بڑے سائز کا چھ روپیہ فی نسخہ ہے۔

یہ ہدیہ اتنا کم ہے کہ دنیا حیران ہے کہ اس قیمت پر یہ ترجمہ کس طرح فروخت کیا جا سکتا ہے ضرور اس میں اپنے پاس سے رقم ڈالی جا رہی ہے وہ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی نفع نہیں ہو سکتا حالانکہ یہ درست نہیں نفع ہم بھی کمائیں گے لیکن وہ مادی نفع نہیں ہو گا وہ نفع ہم اپنے خدا سے لیں گے۔ انگریزی ترجمہ کے علاوہ سادہ قرآن حمائل سائز پر شائع کیا گیا ہے یہ الگ الگ پاروں کی شکل میں بھی مل سکے گا اس کی قیمت بھی چھ روپیہ فی نسخہ ہے۔ انگریزی ترجمہ کے سات ہزار نسخے باہر بھیجے جا چکے ہیں۔ اور ایک ہزار کے قریب یہاں لگ گیا ہے گو ہمارے ہاں اس سے فائدہ اٹھانے والا طبقہ کم ہے لیکن کوشش کی جائے تو پندرہ بیس ہزار کی تعداد میں یہاں بھی لگ سکتا ہے دوست انہیں خریدیں اور مناسب ہاتھوں میں اسے پہنچائیں۔ تفسیر صغیر میں سے تفسیری نوٹ علیحدہ کر کے صرف متن اور ترجمہ بھی شائع کر دیا جا رہا ہے جو ڈیڑھ ماہ تک تیار ہو جائے گا یہ ترجمہ بھی چھ روپے میں مل سکے گا۔ بچیوں کو جہیز میں دینے اور دوستوں کو تحفہ دینے کے لئے اس کی اچھی جلدیں بنوائی جا سکتی ہیں۔

حضور نے مزید فرمایا مقاصد تعمیر کعبہ کے موضوع پر میرے جو خطبات چھپ چکے ہیں میری خواہش ہے کہ اگلے پانچ سال میں اس کے دس ملین نسخے تقسیم کر دوں حضور نے فرمایا ہر آمد کا ایک حصہ چاہے وہ کسی قدر ہو دینی کتابوں پر خرچ کرنا ضروری ہے بعض دفعہ کتاب خریدنے کا شوق پیدا ہوتا ہے لیکن جیب میں پیسہ نہیں ہوتا اور جیب میں پیسہ ہوتا ہے تو کتاب خریدنے کی خواہش نہیں ہوتی اس لئے ایک حصہ آمد کا دینی کتب خریدنے کے لئے مخصوص کر لینا چاہیئے اور اس رقم سے بالالتزام کتابیں خریدنی چاہئیں

میری تجویز یہ ہے کہ ہر تحصیل دو ہزار روپیہ اشاعتِ قرآن کے لئے جمع کرے اس میں بعد میں ہم استثناء بھی کر دیں گے میرے خیال میں مغربی پاکستان کی ۱۵۲ تحصیلوں میں سے پچاس تحصیلیں یقیناً ایسی ہیں جو اشاعت قرآن کے لئے دو ہزار روپیہ ہر سال جمع کر سکتی ہیں۔ اسی رقم سے قرآن کریم مترجم اور قرآن کریم کی تفسیر خرید کر اپنے علاقہ میں تقسیم کریں ان میں سے ایک معقول حصہ یقیناً فروخت ہو جائے گا اور یہ رقم دوسرے سال کام آ جائیگی۔ مثلاً ایک ہزار روپیہ فروخت سے حاصل ہو جائے تو دوسرے سال ایک ہزار اور ملا کر اسے اشاعت قرآن کیلئے ریزرو کیا جا سکتا ہے۔ دو ہزار کی رقم زیادہ نہیں آپ جولائی تک اس رقم کو جمع کریں اور پھر آئندہ جلسہ تک اس رقم سے قرآن کریم مع ترجمہ اور تفسیر کے نسخے خرید کر اپنے حلقہ میں فروخت کرنے کی کوشش کریں آپ کے پاس رقم نقد کی صورت میں نہیں ہونی چاہیئے بلکہ قرآن کریم کی جلدوں کی شکل میں ہونی چاہیئے فروخت سے جو رقم ملے اس کی اور جلدیں منگوا لیں۔

بد رسوم کے متعلق حضور نے فرمایا جماعت کو کسی قسم کی بد رسوم اپنے درمیان گوارا نہیں کرنی چاہئیں۔ سختی اور تمسخر کی بجائے دوستوں کو پیار اور محبت سے سمجھائیں اور اس عزم کے ساتھ کام کریں کہ آپ کا ماحول ٹھیک ہو جائے جس طرح انسانی جسم پسینہ کے ذریعہ زہروں کو باہر نکال دیتا ہے اسی طرح جماعت کو ایسا بن جانا چاہیئے کہ وہ زہر کو خود بخود باہر نکال دے اسے اپنے اندر نہ رہنے دے خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے جماعت کے افراد میں جوانی ولولہ اور امنگ پائی جاتی ہے۔ بفضل اللہ تعالیٰ ان میں فرمایا نسل میں آگے بڑھنے کا شوق اسی طرح بیدار رہے گا جس طرح حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں زندہ تھا اور اس حرکت میں شدت جاری رہے گی اور انشاء اللہ ہر گند باہر کنارے پر آ جائے گا۔ حضور نے فرمایا۔ جس مادہ سے احمدیت کا قلعہ تیار ہوا ہے وہ محبت الٰہی عشق رسول اسلام کے لئے قربانی دینا۔ قرآن کریم کی عظمت اور اس یقین کا مادہ ہے کہ ہم نے سب کچھ خدا اور اس کے رسولؐ سے حاصل کرنا ہے اس قلعہ کو کوئی مسمار نہیں کر سکتا۔ ہاں آپ کو جگانے کے لئے اللہ تعالیٰ بعض فتنے پیدا بھی کرتا ہے ان فتنوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے اپنی نسلوں کو مضبوط بناؤ ان کی تربیت میں کمی نہ آنے دو۔ اللہ تعالیٰ فتنہ پیدا کرنے والوں کو خود مٹا ڈالے گا۔ دنیا جو کچھ کرتی ہے ہماری بھلائی کے لئے کرتی ہے یہ امتحان اور فتنے جماعت احمدیہ کی ترقی کا موجب ہیں ان کی وجہ سے جماعت میں گھبراہٹ نہیں پیدا ہونی چاہیئے

تربیتی دوروں سے متعلق حضور نے فرمایا تربیتی دوروں کو مالی دوروں سے علیحدہ کر دینا چاہیئے اس سے ان میں وسعت پیدا ہوگی یہی وجہ ہے کہ میں نے جماعتوں میں اپنی طرف سے وفود بھیجے تو انہیں یہ نصیحت کی تھی کہ وہ کوئی مالی تحریک نہ کریں۔ چندہ کی رقم جمع ہو تو وہ بھی ساتھ نہ لائیں دوسرے مرحلہ پر دو اور دورے ہوں گے ایک خدام الاحمدیہ کا دورہ ہوگا جس میں وہ خود جماعت کے نوجوانوں سے ملاپ کریں گے اور ایک انصار اللہ کا دورہ ہوگا۔ جو چالیس سال سے اوپر عمر والے احباب سے ملاپ کرے گا۔

ہماری اصل دولت اللہ تعالیٰ ہے اس نے جو نعماء ہمیں عطا کی ہیں ان کا منبع یہیں ہونا چاہیئے اگر ہم حسن عمل سے اپنے قویٰ کو مشغول کر لیں تو ہم زمین کا نقشہ بدل سکتے ہیں۔ میں نے ربوہ میں ایک مجلس صحت بنائی ہے جس کے ذریعہ میں ربوہ کا نقشہ بدل رہا ہوں میں نے ان سے کہا ہے کہ ایک سال کے اندر اندر سب کھلے میدانوں سے گند اٹھا دو انہیں خوبصورت بنا دو اور امید رکھتا ہوں کہ اگلے جلسہ تک میں آپ کے سامنے ایک نمونہ پیش کر سکوں گا اس کے بعد میرا ارادہ ہے کہ ماڈل دیہات میں رہنے والوں کو ہم یہ عادت ڈال دیں کہ وہ خود بھی صاف ستھرے ہوں اور ان کا لباس بھی صاف اور ستھرا ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ ماڈل دیہات کا ایک بچہ اس سے زیادہ صاف اور ستھرا ہو جتنا صاف اور ستھرا ایک انگریز بچہ ہوتا ہے

آخر میں حضور نے بجٹ صدر انجمن احمدیہ کے بارہ میں نمائندگان مجلس شوریٰ کی آراء طلب کیں اور انہوں نے بالاتفاق اسے منظور کر لینے کی سفارش حضور کی خدمت میں پیش کی ساڑھے بارہ بجے حضور نے اس اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

(مرتبہ سلطان احمد پیر کوٹی)

مجالس انصار اللہ توجہ فرمادیں

ابھی تک بعض مجالس بقایا دار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی منشا کو پورا کرنے کے لئے کوئی کوشش کی جائے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کوشش میں برکت نہ ڈالے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ضرورت صرف تھوڑی سی توجہ اور صحیح خطوط پر کوشش کی ہے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ اور سادہ زندگی

جیسا کہ انصار اللہ کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص طور پر انصار اللہ کو مکلف فرمایا ہوا ہے لہٰذا ہماری زندگی کا اصل مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آخری دین یعنی اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے کونے کونے میں گاڑ کر رہیں گے۔ اس اہم فریضہ کے لئے ایک منظم طریق پر کوشش جاری رکھی جائے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"آج اسلام کے لئے قربانیوں کا زمانہ ہے اور ایسا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ اسلام کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک چھوڑ سکیں چھوڑ دیں۔ ... جن لوگوں کے قلوب میں محبت ہے اسلام کی خدمت کا احساس ہے وہ اپنی زندگیاں سادی بنائیں۔

(رسالہ سادہ زندگی)

انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ حضور کا یہ ارشاد ہر احمدی گھرانے تک پہنچائیں تاکہ سادہ زندگی اختیار کر کے جماعت میں زیادہ سے زیادہ اہلیت پیدا ہو۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان برائے انصار اللہ
ہفتہ اصلاح و ارشاد

گزشتہ سال اکثر مجالس انصار اللہ نے ہفتہ اصلاح و ارشاد نہایت شان سے منا کر اپنی زندگی کا ثبوت دیا تھا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس سال ابھی سے ہفتہ منانے کی تیاریاں شروع کر دیں اور اپنے اراکین کی ضروری تربیت فرمائیں اور عملی کام بھی ابھی سے شروع کروا دیں۔ تا ستمبر میں آپ کے سو فیصدی اراکین شامل ہو سکیں۔

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

یوم مسیح موعود کے موقع پر مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

مرکز کی زیر ہدایت مورخہ ۲۳ / مارچ کو پاکستان اور بیرون ممالک کی احمدی جماعتوں نے "یوم مسیح موعود" کے موقع پر بڑے اہتمام کے ساتھ جلسے منعقد کئے۔ جلسوں کی مفصل روداد بوجہ عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکتی اس لئے ذیل میں صرف ان مقامات کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ جہاں سے اب تک جلسوں کے انعقاد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

ایبٹ آباد ۔ بدوملہی ۔ بہاولپور ۔ پتوکی ۔ پشاور ۔ پنڈی کھاگو ضلع سیالکوٹ ۔ ٹنڈو غلام علی ۔ چک سکندر ضلع گجرات ۔ چک ۸۹ / ج ب رتن ضلع لائل پور ۔ چکوال ۔ چہور ۱۷ ضلع شیخوپورہ ۔ دنیا پور ضلع ملتان ۔ ڈاڈر سینی ٹوریم ۔ ڈیرہ غازی خان ۔ اسماعیلہ ضلع گجرات ۔ سیالکوٹ شہر ۔ علی پور گھلواں ضلع مظفر گڑھ ۔ فیروز والا ضلع گوجرانوالہ ۔ قبولہ ضلع ساہیوال ۔ کاچیلو ضلع تھرپارکر ۔ کرتو ضلع شیخوپورہ ۔ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ ۔ گوجرانوالہ شہر ۔ لجنہ اماء اللہ جہلم ۔ لجنہ اماء اللہ لاہور ۔ محمود آباد ضلع جہلم ۔ مردان ۔ مظفر گڑھ ۔ ملتان شہر۔

دعائے مغفرت

محترم پیرزادہ عبدالقدوس صاحب ۱۰ / ۳ / ۷۲ بروز جمعۃ المبارک ۲ بجے دن حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(پیرزادہ ظفر ۵۲ راجگڑھ روڈ
لاہور)

اعلان نکاح

عزیزم محمد افضل خان صاحب ولد محمد اکبر خان صاحب مرحوم آف لائل پور کا نکاح محترمہ طاہرہ شاہین صاحبہ بنت ملک عبدالرشید صاحب سنکوہی آف لاہور کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے صدر انجمن احمدیہ کے باغیچہ میں مربیان سلسلہ کی میٹنگ میں پڑھا۔
احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت بنائے۔ اور اسے مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(عبداللطیف سنکوہی لاہور)

آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۴-۱۵-۱۶ / اپریل سنہ ۱۹۷۲ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ ملک کی نامور ٹیمیں مثلاً ریلوے۔ گجرات کلب اور سیالکوٹ اس میں شمولیت اختیار کر رہی ہیں۔ اسی طرح تابع سیکشن میں کبڈی کی مشہور ٹیمیں بھی شامل ہو رہی ہیں۔
احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تشریف لا کر اس عوامی کھیل کو دیکھیں اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ)

دارالضیافت میں موصول ہونے والے صدقات

۱ / ۱ / ۷۲ ـــ تا ـــ ۳۱ / ۱ / ۷۲

۱۔	مکرم غلام احمد صاحب مختار عام رائے راشدہ پروین سرگودھا		صدقہ بکرا	..ـ ۴۰ روپے
۲۔	مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ		صدقہ	..ـ ۲۵ روپے
۳۔	" نذیر احمد صاحب الیکٹریشن ربوہ		"	..ـ ۵ روپے
۴۔	" فضل احمد خان صاحب آف فجی حال ربوہ برائے محمد جان خان صاحب مرحوم		صدقہ	..ـ ۲۰ روپے
۵۔	مسز میجر منظور الحسن صاحب گجرات		صدقہ	..ـ ۱۰ روپے
۶۔	" عمر خان صاحب	ربوہ	"	..ـ ۵ روپے
۷۔	" نسیم اختر صاحبہ	ربوہ	"	..ـ ۵ روپے
۸۔	" آصف نعیم خان صاحب	کراچی	" بکرا	..ـ ۶۰ روپے

عطیات از ۱ / ۱۲ / ۷۱ تا ۳۱ / ۱ / ۷۲

۱	مکرم داؤد احمد صاحب شب قدر فورٹ	۱۰/.. روپے
۲	" عبدالغنی صاحب گجرات	۲۰/.. روپے
۳	" ملک سعید احمد صاحب کسووال	۲/.. روپے
۴	" مولوی عبدالکریم خان صاحب شاہد کاٹھ گڑھی ربوہ	۱۰/.. روپے
۵	" ملک سعید احمد صاحب بدین ۔ سندھ	۳/.. روپے

(افسر دارالضیافت ربوہ)

اعلان گمشدگی رسید بک

ایک عدد رسید بک نمبر ۱۹۶۰ صدر انجمن احمدیہ جس کی ۸۲ عدد رسیدات جاری ہو چکی ہیں۔ جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع لائل پور سے گم ہو گئی ہے۔ بذریعہ اعلان اخبار احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ رسید بک پر کسی دوست کو کسی قسم کا چندہ نہ ادا فرما دیں اگر کسی صاحب کو رسید بک کا علم ہو جائے تو نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔

(ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

خدمتِ خلق کرنے والوں کی ساری زندگی ہی خدا کی راہ میں وقف ہوتی ہے

ان کے ہر کام میں خدا تعالیٰ کی رضا کی خوشبو سمائی ہوئی ہوتی ہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"اگر تم ایک منٹ کے لیے بھی خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتے ہو تو یقیناً اس کے گھنٹوں بعد کی تمہاری حالت بھی خدا نما ہوگی۔ اور تم ایک منٹ میں جو کام کرو گے اس کے بدلہ میں کئی گھنٹوں کے لئے خدا تعالیٰ کے مظہر بن جاؤ گے اور اگر تم اس ایک منٹ کو ترقی دیتے چلے جاؤ تو پھر تم چوبیس گھنٹے ہی خدا تعالیٰ کے مظہر بن سکتے ہو چاہے دُنیا کے نزدیک تم نے خدمتِ خلق کے لئے ایک یا دو گھنٹہ وقت دیا ہو۔ جس طرح آگ بجھ جاتی ہے مگر کمرہ پھر بھی گرم رہتا ہے بارش برس جاتی ہے مگر خنکی پھر بھی قائم رہتی ہے۔ اسی طرح ہوتے ہوتے تمہاری یہ حالت ہو جائے گی کہ تمہارا گھنٹہ دو گھنٹہ کا کام اپنے اثرات کے لحاظ سے ۲۴ گھنٹوں پر پھیل جائے گا۔ اور پھر کل کا کام اس اثر کو اور بڑھائے گا۔ اور پرسوں کا کام اس اثر کو اور ترقی دے گا۔ یہاں تک کہ بالکل ممکن ہے بلکہ غالب ترین بات یہ ہے کہ تمہاری روحانیت اس قدر ترقی کر جائے اور تمہاری نیتیں اتنی صاف ہو جائیں کہ وہ دو گھنٹے کا کام نہ صرف تمہیں باقی ۲۲ گھنٹوں کے لئے خدا تعالیٰ کا مظہر بنا دے بلکہ جب دوسرا دن چڑھے تو اس دن جو کام تم خدا تعالیٰ کے نمونہ پر کرو صرف اسی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے مظہر نہ بنو بلکہ پہلے دن کی مظہریت بھی ابھی باقی ہو۔ اور وہ دونوں مل کر تمہارے نفس کو اور بھی بڑھا دیں اور ہوتے ہوتے ایک غیر محدود ذخیرہ انعکاسات الٰہیہ کا تمہارے جسم میں جمع ہو جائے۔ یہی وہ طریق ہے جس کے ماتحت کسی انسان کی تمام زندگی اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کہلاتی ہے ورنہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جس قسم کا بنایا ہے اس کے لحاظ سے ۲۴ گھنٹے وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کا مظہر نہیں بن سکتا۔ آج تک کوئی نبی بھی ایسا نہیں آیا جو سوتا نہ ہو یا کھانا نہ کھاتا ہو۔ یا پانی نہ پیتا ہو۔ یا پاخانہ پیشاب نہ کرتا ہو یا نہاتا دھوتا نہ ہو یا بیوی بچوں کا فکر نہ کرتا ہو۔ یہ ساری ضروریات نبیوں کے ساتھ بھی لگی ہوئی تھیں۔ پھر کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کی ہر حرکت اور ان کا ہر سکون اپنی راہ میں قرار دیا۔ اور کیونکہ کہہ دیا کہ ان کا ہر کام میری رضا کے لئے ہے اس کی تہہ میں دراصل وہی بات ہے جو میں نے بتائی ہے اور جس کی مثال میں میں نے بتایا ہے کہ عطر لگانے کے بعد تم گھنٹوں بلکہ دنوں تک اس کی خوشبو محسوس کرتے ہو۔ کمرہ میں آگ جلاتے ہو تو اس کے بجھنے کے بعد بھی اس کی گرمی محسوس کرتے ہو اسی طرح انبیاء خدا تعالیٰ کی محبت میں اس قدر محو ہوتے ہیں کہ جب وہ سوتے ہیں اس وقت بھی ان پر یہی محویت طاری ہوتی ہے جب اٹھتے ہیں اس وقت بھی یہی محویت ہوتی ہے جب کھاتے ہیں اس وقت بھی اور جب پیتے ہیں اس وقت بھی اسی طرح ان کی نیند بھی خدا کے لئے ہوتی ہے اور ان کی بیداری بھی ان کا کھانا بھی خدا کے لئے ہوتا ہے اور ان کا پینا بھی۔ اسی طرح ان کا اٹھنا ان کا بیٹھنا۔ ان کا نہانا، ان کا پیشاب پاخانہ کرنا سب خدا تعالیٰ کے لئے ہوتا ہے۔ وہ کام دنیا کو دنیا کے نظر آتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ اس کے لئے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کاموں میں وہی خوشبو سمائی ہوئی ہوتی ہے جو خوشبو ان کی زندگی کا اصل مقصود ہوتی ہے تو جب محض للہ کوئی شخص کام کرتا ہے اس وقت اس کی باقی گھڑیوں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔"

(الفضل ۱۰ر جون ۱۹۳۶ء)

یہ گھڑی کس کی ہے؟

گزشتہ جمعہ کے روز مسجد اقصیٰ کی گیلری سے جہاں عورتیں بیٹھی تھیں کلائی کی ایک گھڑی ملی ہے جس بہن کی ہو نشانی بتا کر مندرجہ ذیل پتہ سے لے سکتی ہیں۔

حکیم محمد اسلم فاروقی
دارالصدر جنوبی ربوہ

فوجی بھرتی

مورخہ ۸ر اپریل یوم ہفتہ بوقت آٹھ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد ۵ فٹ ۴ انچ، چھاتی = ۳۲ - ۳۰
وزن = ۱۰۷ پونڈ، عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال
تعلیم = کم از کم تین جماعت

(ناظر امور عامہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۴ر اپریل۔ صدر بھٹو نے کراچی سے لاہور پہنچنے پر بتایا کہ بھارتی وزیر اعظم سے میری ملاقات کے امکانات میں کوئی قابل ذکر اضافہ نہیں ہوا۔ میرے پاس اس سلسلے میں کوئی نئی اطلاع نہیں ہے جو میں عوام کو بتا سکوں۔

آپ نے نیشنل عوامی پارٹی اور جمعیت سے سمجھوتہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا میری دلی خواہش ہے کہ اس سمجھوتہ پر لفظاً اور معناً پوری طرح عمل کیا جائے آپ نے افسوس ظاہر کیا کہ اس سمجھوتہ کی شرط ۳ کی تشریح کو غیر ضروری طور پر الجھا دیا گیا ہے حالانکہ اس میں کوئی ایسا ابہام نہیں ہے جسے کسی اور کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہو۔ گورنروں کے تقرر کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا سمجھوتہ میں گورنروں کے تقرر کی تاریخ مقرر نہیں کی گئی تھی تاہم میں سرحد اور بلوچستان کے گورنروں کو یہ کہنے والا تھا کہ چونکہ نئے گورنر مقرر ہونے والے ہیں اس لئے وہ کوئی اہم فیصلہ نہ کریں۔ میں نئے گورنر مقرر کرنے کو تیار تھا مگر اب مجھے پھر حالات کا جائزہ لینا پڑے گا۔

لاہور ۴ر اپریل۔ بلوچستان کی نیپ کے لیڈر مسٹر غوث بخش بزنجو نے کہا ہے کہ سہ پارٹی سمجھوتہ برقرار ہے ہم اس پر قائم رہیں گے۔ تاہم اگر کسی شق کے متعلق اختلاف ہو تو اس کی عدالتی تشریح کرانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے آپ نے اس امکان کو تسلیم کیا کہ شائد صدر بھٹو سے میری ملاقات ہو۔

اسلام آباد ۴ر اپریل۔ ایران کے ساتھ پاکستان کا ایک سمجھوتہ ہوا ہے جس کی رو سے ایران پاکستان سے بڑی تعداد میں پھل درآمد کرے گا۔

نئی دہلی ۴ر اپریل۔ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے پھر کہا ہے کہ میں صدر بھٹو سے غیر مشروط طور پر بات چیت کرنے کے لئے تیار ہوں آپ نے کہا اس سلسلے میں براہ راست پاکستان سے رابطہ قائم ہے امید ہے کہ باہمی تصادم اور کشمکش کی بجائے دوستی اور تعاون کے جذبہ کے ساتھ بھارت سے بات چیت کی جائے گی۔ آپ نے کہا بھارت پاکستان سے اب سمجھوتہ چاہتا ہے جو دیرپا اور پائیدار ہو۔ آپ نے اس امر کی تردید کی کہ حالیہ انتخاب میں حکومت نے دھاندلیوں سے کام لیا ہے

نئی دہلی ۴ر اپریل۔ کشمیری رہنما شیخ محمد عبداللہ نے کہا ہے کہ اگر کشمیر کی موجودہ جنگ بندی لائن کو بین الاقوامی سرحد قرار دینے کی کوشش کی گئی تو کشمیری عوام اسے کبھی تسلیم نہیں کریں گے۔ آزادانہ استصواب کئے بغیر کشمیر کا مسئلہ کبھی حل نہیں ہو سکتا۔ آپ نے کہا کشمیر کے حالیہ انتخابات محض ایک ڈھونگ تھے کیونکہ اس میں دس لاکھ سیاسی شعور رکھنے والے کشمیریوں کو رائے دینے کے نااہل قرار دے دیا گیا تھا اور کشمیر کی نمائندہ سیاسی تنظیم کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا تھا۔

آپ نے کہا بھارت نے خود آزادانہ استصواب رائے کا وعدہ اقوام متحدہ میں کیا تھا لیکن بعد میں وہ اپنے وعدے سے منحرف ہو گیا۔